ربوہ میں رہنے والا ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے ماحول کو گندہ نہ ہونے دے

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ۔ غیر مطبوعہ)

☆ مختلف مصیبتوں دکھوں یا دوسرے ناجائز تصرفات سے بچنا ہو تو امام کی پناہ میں آ جانا چاہیئے۔

☆ ربوہ کوئی بڑا قصبہ نہیں لیکن سہولتوں کے لحاظ سے بڑے بڑے قصبوں سے بھی بہتر ہے۔

☆ اہل ربوہ اپنے نفوس، اپنے گھروں اور ماحول کو ظاہری نہیں مادی طور پر پاکیزہ بنانے کی کوشش کریں۔

☆ ربوہ میں کوئی ایک آدمی بھی گندے کپڑے میں نظر نہیں آنا چاہیئے۔

☆ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ربوہ کو بالکل صاف ستھرا شہر بنا دینا چاہیئے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پڑھیں۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (النساء:۳۰)

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ۔ (النحل:۷۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

جس جگہ ہمارے ربوہ کی یہ آبادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہوئی اور ترقی کر رہی ہے یہ ایک بنجر زمین تھی ایک وقت اس زمین پر ایسا بھی آیا تھا کہ یہاں کے مقامی باشندے بھی یہاں سے اکیلے نہیں گزرا کرتے تھے بلکہ پانچ سات مل کر اس علاقے کو عبور کرتے تھے کیونکہ یہاں سانپوں کی بھی کثرت تھی اور چوروں اور ڈاکوؤں کے چھپنے کا بھی یہ مقام تھا اور بھیڑیئے وغیرہ بھی بعض دفعہ یہاں آ جاتے تھے ایک موقع پر ہمارے ایک احمدی بھائی جو حکومت میں افسر تھے یہاں سے گزرے وہ کسی طرف سے آئے تھے اور سرگودھا جا رہے تھے ان کے ڈرائیور نے انہیں کہا کہ اگر آج ہی واپسی ہونی ہو تو واپسی پر سورج غروب ہونے سے قبل اس علاقہ میں سے گزر جائیں ورنہ میں کار نہیں چلاؤں گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر اپنا فضل کیا اور اسے ان احمدیوں کی پناہ گاہ بنا دیا جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں اپنے مقامات سے اجڑ کر اور مہاجر بن کر ادھر آئے تھے انہوں نے یہاں آ کر پناہ لی اور تقویٰ کے اصول پر پناہ لی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر پناہ لی کہ امام ایک ڈھال ہوتا ہے مختلف مصیبتوں، دکھوں یا دوسرے کے ناجائز تصرفات سے بچنا ہو تو امام کی پناہ میں آ جانا چاہئے چنانچہ اس آبادی میں بھی ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کے مرکز کی ڈھال بنے تب جا کر یہ جگہ آباد ہوئی۔

اب تو تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑا قصبہ نہیں لیکن سہولتوں کے لحاظ سے بعض بڑے بڑے قصبوں سے بھی بہتر ہے یہاں لڑکوں کا کالج ہے لڑکیوں کا کالج ہے دونوں ہائی سکول (لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے) ہیں اور متعدد محلوں میں چھوٹے بچوں کے لئے سکول قائم ہو چکے ہیں پھر ہسپتال ہے جن لوگوں کو باہر کے ہسپتالوں سے واسطہ پڑا ہے وہ جانتے ہیں کہ تمام کوتاہیوں کے باوجود ان ہسپتالوں کے مقابلہ میں ہمارے ہسپتال میں بہت زیادہ سہولتیں ہیں بعض دفعہ ہمارے بھائی اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر نہیں کرتے اور غلط قسم کی شکایت اور شکوہ ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے پاکستان کا سب سے بڑا ہسپتال لاہور میں ہے ایک دفعہ ہم لاہور گئے وہاں میری ایک بچی کو یکدم اپنڈے سائٹس کا درد اٹھا اور آپریشن کروانا پڑا علاج کے دوران آٹھ دس دن اس ہسپتال کو اندر سے بڑے نزدیک سے مجھے مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا وہاں جو کچھ ہوتا تھا اسے دیکھ کر میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ گو ہم ایک غریب سی جماعت ہیں لیکن ہمارے ہسپتال میں یہ غفلتیں اور بے پرواہیاں نہیں ہوسکتیں جو یہاں ہو رہی ہیں حالانکہ ہسپتال کے ڈاکٹر میرے واقف تھے اور جس قسم کا خرچ وہ بتاتے تھے وہ میں کر رہا تھا لیکن مجھے تسلی نہیں تھی ایک دفعہ میری اس بچی کے لئے ڈاکٹروں نے ایک ٹیکہ تجویز کیا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ خالی یہ ایک دوائی ٹیکہ میں نہیں دی جائے گی بلکہ دوسری ایک دوائی بھی اس کے ساتھ ملا کر دی جائے گی کیونکہ اس کا دل پر بہت اثر ہوتا ہے اور بعض دفعہ مریض کی جان نکل جاتی ہے چونکہ میں وہاں کے حالات دیکھ چکا تھا اس لئے ٹیکہ لگاتے وقت میں نرس کی نگرانی کرتا تھا اور دیکھتا تھا کہ اس نے دوسری دوائی ملا لی ہے یا نہیں ایک دفعہ اس نرس نے بڑی ہوشیاری سے دوسری دوائی کی ٹکیہ ایک طرف پھینک دی اور خالی ایک ہی دوائی کا ٹیکہ کرنے لگی میں نے دیکھ لیا میں نے اسے ڈانٹا اور کہا ڈاکٹر نے بڑی تاکید کی ہے کہ صرف اس ایک دوائی کا ٹیکہ لگانے سے جان کا خطرہ ہوسکتا ہے اور تم لاپرواہی کر رہی ہو اس قسم کی حرکات جان بوجھ کر کی جاتی ہیں۔ اس دوائی کو پانی میں ابالنے پر صرف دو منٹ لگتے تھے اور وہ نرس گو پیڈ (Paid) تھی لیکن وہ یہ دو منٹ مریضہ کو دینے کے لئے تیار نہیں تھی بہر حال اپنی غربت کے باوجود یہاں کا ہسپتال بڑا اچھا ہے اور جو ہمارے کارکن ہیں ان کو اور غریبوں کو جہاں تک مجھے علم ہے ہم استعداد اور طاقت کے مطابق دوائی کی مدد دیتے ہیں۔

غرض یہاں بڑی سہولتیں ہیں اور جو لوگ یہاں شروع سے ہی آباد ہوئے ہیں جو تقویٰ کی بنیادوں

پر اپنے مکانوں کی تعمیر کر کے آباد ہوئے تھے کیونکہ یہاں جنگل میں آباد ہو جانا کوئی معمولی قربانی نہیں تھی کسی زمانہ میں ایک ایک محلہ میں صرف ایک ایک یا دو دو مکان تھے اور بعض حصے اب بھی ایسے ہیں کہ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے مکان اکیلے ہیں اور چوری کا خطرہ رہتا ہے یا بعض دفعہ چوری ہو جاتی ہے ان کو تو میں تسلی دلاتا ہوں لیکن دل میں یہ سوچا کرتا ہوں کہ ایک وقت وہ بھی تھا جب یہاں ہر محلہ میں ایک ایک دو دو مکان تھے کیونکہ ایک ہی رات میں تو مکان بن نہیں جاتا اب اٹھارہ بیس سال میں جا کر یہ آبادی ہوئی ہے۔

بہر حال جن لوگوں نے محلوں میں زمین لے کر اس پر مکان بنایا اور پھر اس میں رہائش اختیار کی شروع میں ظاہری لحاظ سے انہیں چوری کا خطرہ تھا لیکن اس خطرہ کو انہوں نے قبول کیا اور اس لئے قبول کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مرکز کو مضبوط بنانا چاہتے تھے اور آباد رکھنا چاہتے تھے انہوں نے اس خطرہ کو اس لئے قبول کیا کہ ان کے دلوں میں یہ شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے امام کے قرب میں رہیں اور جمعہ کے موقعہ پر اور دوسرے مواقع پر بھی وہ اس کی باتیں سنیں اور نصیحت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے حصول کے زیادہ سے زیادہ سامان اپنے لئے پیدا کریں۔

غرض یہ مخلصین کی آبادی ہے اس لئے جب کبھی کہیں خرابی نظر آتی ہے تو ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ ہمارے احمدی کمزور ہیں کیونکہ اگر ان کے اندر اس قسم کی کمزوری ہوتی تو وہ یہاں آتے ہی نہ لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو منتظم ہیں وہ کمزور ہیں وہ دوستوں کو ان کی ذمہ داری یاد نہیں دلاتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذَكِّر کے حکم کے ماتحت اس کی بڑی تاکید کی ہے اور فرمایا ہے تم انہیں ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتے رہو پہلے ایک شخص کوئی غلطی کرتا ہے اور وہ نظر انداز کر دی جاتی ہے پھر دوسرا شخص وہی غلطی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے یہ غلطی نہیں پھر تیسرا وہی غلطی کرتا ہے مثلاً ایک آدمی گندم چھپا لیتا ہے اسے سمجھانا چاہئے کہ تم غلطی کرتے ہو تمہاری یہ حرکت شریعت کے بھی خلاف ہے انسانی اخلاق کے بھی خلاف ہے حکومت وقت کے قانون کے بھی خلاف ہے اگر ایسا کیا جائے تو اسے سمجھ آ جائے گی اور باقی بھی یہ حرکت نہیں کریں گے لیکن اگر ہم اس شخص کو کچھ نہ کہیں تو دوسرا دکاندار کہے گا چونکہ فلاں نے ایسا کیا ہے اس لئے میں بھی ایسا کروں گا پھر تیسرا کہے گا میں بھی ایسا کروں گا اور چونکہ اس کے سامنے دو مثالیں ہوں گی اس لئے وہ کہے گا کہ میرے لئے تو ایسا کرنا بالکل جائز ہو گیا ہے

پھر چوتھے کے سامنے تین مثالیں ہوں گی دسویں کے سامنے نو مثالیں ہو گی اور بیسویں کے سامنے انیس مثالیں ہوں گی۔

اس کی ذمہ دری ان لوگوں پر ہے جنہیں نظام جماعت نے ذمہ دار قرار دیا ہے ان لوگوں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو سمجھائیں کہ اس جگہ اس قسم کی غلط باتیں نہیں ہونی چاہئیں استثناء تو ہر جگہ ہوتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہاں کے رہنے والوں میں بڑی بھاری اکثریت مخلصین اور قربانی دینے والوں کی ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں سمجھائیں اور وہ نہ مانیں۔

اس پس منظر میں میں چند باتیں اہل ربوہ کو کہنا چاہتا ہوں اوّل یہ کہ وہ اپنے نفوس اپنے گھروں اور اپنے ماحول کو ظاہری نہیں مادی طور پر پاکیزہ بنانے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہاں بہت کم لوگ ہیں جن کے کپڑے گندے نظر آتے ہیں گو یہاں ایسے لوگ ضرور ہیں جو گندے رہتے ہیں لیکن لائل پور، لاہور، سرگودھا اور کراچی وغیرہ شہروں کے مقابلہ میں جہاں بڑی کثرت سے گندے کپڑوں والے لوگ پھر رہے ہوتے ہیں یہاں ان کی تعداد بہت کم ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن یہاں ایک آدمی بھی گندے کپڑوں میں نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اسلام نے ہمیں گندا رہنا سکھایا ہی نہیں اور ایسے لوگوں کو بڑے پیار سے کہنا چاہئے کہ اپنے کپڑے دھوؤ ہر آدمی خود اپنے کپڑے دھو سکتا ہے اس میں کوئی دقت نہیں صرف خیال اور توجہ کی کمی ہے ایک جرمن یہاں رہے ہیں بعد میں تو ان پر کچھ ابتلا بھی آیا تھا لیکن جب وہ یہاں تھے مجھے کسی نے بتایا کہ وہ روزانہ رات کو رات کا لباس پہنتے تھے تو دن کے پہننے والے کپڑے دھو لیتے تھے اگر کپڑے روزانہ دھوئے جائیں تو شاید صابن کی بھی ضرورت نہ پڑے یا اگر ضرورت پڑے بھی تو بہت کم صابن کی ضرورت ہو۔

پھر گھر صاف ہونا چاہئے گھر کا جو ماتھا ہے وہ صاف ہونا چاہئے جس طرح ہمارے چہرہ پر نجاست لگی ہوئی ہو تو دیکھنے والے اسے پسند نہیں کریں گے اور نہ آپ اس کو پسند کریں گے اسی طرح آپ کے گھر کا جو فرنٹ ہے اس کا جو چہرہ (ماتھا) ہے وہ بھی آپ ہی کا چہرہ ہے اسے صاف رکھنا چاہئے بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کے اندرونے حصہ کو صاف کرتے ہیں تو کوڑا کرکٹ عین دروازہ کے سامنے پھینک دیتے ہیں کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے اگر کوئی انتظام نہیں تو وہ ہونا چاہئے اور اگر ہے تو گند اسی جگہ پھینکنا چاہئے جہاں ایسا کرنے کے لئے انتظام کیا گیا ہے اور اگر پہلے سے کوئی انتظام موجود نہیں تو

جماعتی نظام کو یا دوسرے جو نظام ہیں ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہئے اور کہنا چاہئے کہ ایسا انتظام کرو کہ ہماری گلیوں میں گندگی نہ ہو۔

پھر گلیوں کی نالیاں بھی صاف رکھنی چاہئیں پھر صرف ظاہری پاکیزگی ہی اصل چیز نہیں بلکہ یہ تو ایک علامت ہے ایک ذریعہ ہے اندرونی پاکیزگی کا اس لئے دل کے خیالات پاک ہونے چاہئیں آنکھیں پاک ہونی چاہئیں یعنی انسان بدنظر نہ ہو پھر زبان پاک ہونی چاہئے۔

ہمارے ہاں یہ مسئلہ ضرور ہے کہ ہر سال بہت سے خاندان یہاں آ کر آباد ہو جاتے ہیں ان خاندانوں کے بچے اپنے ساتھ اچھی عادتیں بھی لاتے ہیں اور بری عادتیں بھی لاتے ہیں مثلاً زمیندار ہیں گو ان میں سے ایک حصہ کو ذکر الٰہی کی عادت ہوتی ہے گالیوں کی عادت نہیں ہوتی لیکن بعض ایسے خاندان بھی ہوں گے جو اس لحاظ سے پاک نہیں ہوں گے کہ ان کے بچوں کی زبان پاکیزہ نہیں ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی زبان کو پاک کریں اور پاک رکھیں ان کی ڈیوٹی نہیں کہ ہمارے بچوں کی زبانیں گندی کر دیں منتظمین کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے بلکہ ہر احمدی جو یہاں رہتا ہے اس کا فرض ہے کہ جب اس کے کان میں کوئی گندی بات پڑے مثلاً کسی بچے نے گالی دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے اور اس گالی سے منع کرے لیکن آرام سے اور پیار سے منع کرے ڈانٹنے کی ضرورت نہیں وہ اسے سمجھائے کہ ربوہ میں گالیاں نہیں دینی چاہئیں اگر ایک بچہ کو گالیاں دینے کی عادت ہے اور جب بھی وہ گھر سے باہر نکلتا ہے اس کی زبان سے گند نکلتا ہے تو پچاس ہو، یا ڈیڑھ سو دفعہ جتنے بھی وہ مواقع اصلاح کے پیدا کرتا ہے پاس سے گذرنے والے بھائی کو اسے سمجھانا چاہئے اور کہنا چاہئے دیکھو یہاں ربوہ میں گالی نہیں دینی چاہئے گالی دینا تو ہر مسلمان کے لئے بری بات ہے لیکن یہ ربوہ ہے یہاں احمدی بستے ہیں یہاں بہت احتیاط کی ضرورت ہے اس طرح دو چار دن میں اسے سمجھ آ جائے گی لیکن اگر آپ کان میں گالی کی آواز پڑے اور آپ چپ کر کے آگے چلے جائیں اور اس کی طرف متوجہ نہ ہوں تو آپ گنہ گار ہیں کیونکہ آپ کا فرض تھا کہ آپ اس بچے کی اصلاح کرتے جیسے وہ اپنے والدین کا بچہ ہے ویسے ہی وہ آپ کا بھی روحانی بچہ ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے چپیڑ مارنے سے اصلاح نہیں ہوگی اور خصوصاً بچے کی اصلاح نہیں ہوگی ہاں ایک عمر ایسی بھی آتی ہے جب چپیڑ مارنے کی اجازت ہوتی ہے مثلاً نماز ہے اس کے لئے ایسی عمر دس سال بتائی گئی ہے دس سال سے پہلے چپیڑ مارنے کی اجازت نہیں لیکن دس

سال کی عمر کے بعد اگر کوئی بچہ نماز میں سستی کرتا ہے تو اس کا والد یا سرپرست اس کو دو چار چپیڑیں مار دیتا ہے، ڈانتا ہے یا دھمکی دیتا ہے تو یہ جائز ہے لیکن عام طور پر ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ اگر بچے کو چپیڑ مارنے کی ضرورت ہوتی تو ہمیں پیدائش کے وقت اس کے کان میں اذان دینے کی بجائے دو چار چپیڑیں مارنے کا حکم ہوتا لیکن ہمیں حکم ہے اس کے کان میں اذان دو اس کا اثر بچہ پر بھی ہوتا ہے اور ہمیں بھی ایسا کرنے میں سبق دیا گیا ہے کہ بچے کے متعلق تمہارا یہ نظریہ غلط ہے کہ چونکہ یہ بچہ ہے اس لئے یہ بات نہیں سمجھتا کیونکہ لغو بات تو اسلام ہم سے نہیں کرواتا پس اذان دینے میں ہمیں سبق دیا ہے کہ اگر تم نے بچے کے متعلق یہ فیصلہ کرو کہ کم عقلی کی وجہ سے وہ بات سمجھ نہیں سکتا تو یہ غلط ہے۔ اس کا دماغ اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ جب بار بار اس کے کان میں نیکی کی باتیں پڑیں گی تو وہ نیک ہو جائے گا اور اس کی ابتداء پیدائش کے وقت ہی سے کرو غرض زبان گندی نہیں ہونی چاہئے۔

پھر بڑی عمر کے لوگ ہیں وہ بعض دفعہ بازاروں میں لڑ پڑتے ہیں یہ ٹھیک ہے کہ ساری دنیا کے بازاروں میں لڑائی ہوتی ہوگی لیکن ایک احمدی بازار میں لڑائی نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ ہیں اور اگر ہم دنیا کے لئے ایک نمونہ ہیں تو ہمیں نمونہ بننا چاہئے اور اگر ہم نمونہ نہیں بنتے تو ہمارا یہ دعویٰ بڑا بیہودہ اور لغو ہے پھر تو ہمیں جماعت احمدیہ میں شامل نہیں رہنا چاہئے کیونکہ جماعت احمدیہ میں تو اسی کو شامل رہنا چاہئے (جبر تو کوئی نہیں) جو جماعت احمدیہ کی، اسلام کی اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار ہو اگر وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اس لیبل کا نہ ہم کو کوئی فائدہ ہے اور نہ آپ کو کوئی فائدہ ہے نہ آپ کا ربّ راضی ہوگا اور نہ سلسلہ کا نظام راضی ہوگا، بازاروں میں جھگڑا کرنا اور اونچی بولنا سب چیزیں منع ہیں اور ناپسندیدہ ہیں۔ جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اس لئے میں ذکر کے حکم کے ماتحت یاددہانی کروا رہا ہوں چونکہ تین ہفتوں کے بعد رمضان شروع ہو جائے گا اس لئے پھر وقار عمل نہیں ہو سکے گا زبان اور مکان کے ماحول کی پاکیزگی کی ذمہ داری مقامی نظام پر ہے نظارت امور عامہ کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں اور جو اپنی عمر کے لحاظ سے خدام ہیں ان کے نفوس کی اور ان کے جسموں کی ظاہری صفائی اور پاکیزگی اور محلے کی گلیوں کی صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ہے اور گھروں کے اندر کی صفائی اور پاکیزگی کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس کو نبی اکرم ﷺ نے اس گھر کا راعی قرار دیا ہے

یعنی صاحب خانہ کی اگر وہ اپنی اس ذمہ داری کو نہیں نبھاتا تو وہ نظام کے سامنے جواب دہ ہوگا میں بھی انشاءاللہ کوشش کروں گا کہ رمضان سے قبل ایک یا دو بار بغیر بتائے چکر لگا کر دیکھو کہ آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو کس رنگ میں کس طرح اور کس حد تک نبھایا ہے۔

ایک بڑی اور اہم چیز یہ ہے کہ ہمیں تاکیدی حکم ہے کہ غیر کے مال میں وہ منقولہ یا غیر منقولہ اس کی اجازت کے بغیر تصرف نہ کریں اور اس سے استفادہ نہ کریں غیر کے مال سے استفادہ کرنے کے لئے اس کی اجازت ضروری ہے مثلاً تجارت ہے اس میں بیچنے والے اور خریدنے والے ہر دو نے ایک دوسرے کے اموال سے فائدہ اُٹھانا ہوتا ہے بیچنے والا خریدار کے روپیہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور خریدنے والا بیچنے والے کی اس چیز سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے جو اس نے خریدی ہے مثلاً اگر اس نے گندم خریدی ہے تو وہ گندم سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے اور بیچنے والا خریدار کے روپیہ سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے کیونکہ وہ نفع لے گا اور آگے اس کی اور گندم خریدے گا پھر بعض زمینیں لوگ کرایہ پر لے لیتے ہیں اور اس طرح مالک اور کرایہ دار دونوں ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں بعض دفعہ جماعتی نظام کو کسی فرد جماعت کی زمین سے استفادہ کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعتی نظام جہاں تک مجھے علم ہے مالک سے ہمیشہ اجازت لیتا ہے مثلاً میں بڑا لمبا عرصہ خدام الاحمدیہ کا صدر رہا ہوں قادیان میں کبھی دارالانوار میں اور کبھی دارالشکر میں ہمارے اجتماع ہوا کرتے تھے ہر دو محلوں کی کمیٹیاں تھیں دارالانوار کی بھی ایک کمیٹی تھی اور دارالشکر کی بھی ایک کمیٹی تھی ان محلوں کے کھلے میدانوں میں جہاں کوئی آبادی نہیں تھی نہ تو وہاں کوئی درخت تھا نہ کوئی اور چیز اس زمین کو اجتماع کے کیمپ سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا لیکن اگر محلّہ دارالانوار میں اجتماع ہونا ہوتا تو دارالانوار کی کمیٹی سے اور اگر دارالشکر میں اجتماع ہونا ہوتا تو دارالشکر کی کمیٹی سے باقاعدہ درخواست دے کر اجازت لی جاتی تب وہاں کیمپ لگایا جاتا۔ اس کے لئے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ کسی دوسرے کی چیز سے جو منقولہ ہو یا غیر منقولہ تم اس وقت تک استفادہ نہ کیا کرو جب تک عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا (البقرہ:۲۳۴) تم ایک دوسرے سے اجازت نہ لے لیا کرو۔

یہاں میرے علم میں یہ بڑی دکھ دہ بات آئی ہے کہ بعض چھوٹے دکانداروں نے (ممکن ہے بعض بڑے دکاندار بھی ہوں) زمین کے ان ٹکڑوں پر جن کے وہ مالک نہیں اور جن کے استعمال کرنے کی انہوں نے اجازت نہیں لی اپنے کھوکھے یا دکانیں بنالی ہیں یہ ایسی چیز ہے (ایسی ہر چیز جس میں کوئی

اسلام کے حکم کی خلاف ورزی کر رہا ہو) اسے ہم برداشت نہیں کریں گے خصوصاً جب اس کے ذریعہ معاشرہ میں بہت زیادہ فساد بھی پیدا ہو سکتا ہو۔ آپ یہ یاد رکھیں کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے کیونکہ اب یہ بات میرے علم میں آ گئی ہے نومبر کے مہینہ (کیونکہ اٹھنے اور اٹھانے میں کچھ وقت لگے گا) کے آخر تک کوئی کھوکھا یا دکان کسی ایسی زمین میں باقی نہیں رہنی چاہئے جس کا دکاندار یا کھوکھے والا مالک نہیں یا مالک زمین سے اس نے اجازت نہیں لی اس میں یہ استثناء بھی نہیں ہے کہ دفتر آبادی یا نظارت امور عامہ یا کوئی اور شعبہ اس کی اجازت دے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انہیں یہ حق نہیں دیا کہ وہ غیر کی زمین میں اس کی مرضی کے بغیر تصرف کریں دفتر آبادی کا یہ حق نہیں کہ جو زید کے پاس زمین کا ایک ٹکڑہ بیچ دے اور وہ قانونی طور پر اس کی ملکیت بن جائے تو پھر کسی اور کو اجازت دے دے کہ وہ اس ٹکڑہ میں جا کر دکان کھول لے پھر ربوہ کے بعض ٹکڑے ایسے ہیں کہ سارا ربوہ ان کا مالک ہے۔ ان ٹکڑوں کو ہم اوپن سپیسز (Open Spaces) یعنی کھلی جگہیں کہتے ہیں وہ آبادی کے پھیپھڑے بھی کہلاتے ہیں ان کی وجہ سے ہوا زیادہ صاف رہتی ہے ان ٹکڑوں کو اس معنی میں آباد کرنا چاہئے کہ وہاں گھاس لگائی جائے، درخت لگائے جائیں اور بچوں کے کھیلنے کا انتظام کیا جائے کہ وہ وہاں کھلی جگہ میں ورزش کریں ہم ان ذمہ داریوں کو تو بھول گئے اور اس کی بجائے وہاں کوئی آرہ لگ گیا ہے یا کوئی اور چیز بنا دی گئی ہے یہ بالکل بیہودہ بات ہے میں یہاں یہ ہرگز نہیں ہونے دوں گا اور یہ بات میں اتنے وثوق کے ساتھ اس لئے کہتا ہوں کہ اکثر ہمارے بھائی ایسے ہیں جن کو کسی نے اس طرف توجہ نہیں دلائی اب میں نے انہیں توجہ دلا دی ہے اور ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ یہ چیز جائز نہیں اس لئے وہ اس چیز کو چھوڑ دیں گے۔

ممکن ہے کہ بعض دوست اس رنگ میں بُرا منائیں کہ ہمیں ان کا برا منانا کسی اور رنگ میں بُرا لگے اور ہم ان کی اصلاح کے لئے کوئی ایسی باتیں کریں جو ان کو اور بھی بری لگے لیکن بہرحال ایک احمدی مالک کی رضامندی کے بغیر ایک باطل چیز سے ایک ہلاک ہونے والی دنیوی چیز سے ایک عارضی اور دنیوی نفع کیسے اُٹھا سکتا ہے جب کہ اسے یہ پتہ بھی ہو کہ اس طرح خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے جب تک کسی نے انہیں توجہ نہیں دلائی تھی، جب تک کسی ذمہ دار نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی تھی اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف کرے گا اور میری دعا بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو معاف کرے لیکن اب جبکہ انہیں یاد دلایا گیا ہے اور ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ اسلام نے اس چیز کو جائز قرار نہیں دیا

وہ اس کام سے باز نہ آئے تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک گنا ہگار رہوں گے قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم ان معاملات کو حکام کے پاس لے جاؤ اور وہ ان کے متعلق کوئی غلط فیصلہ بھی کر دیں تب بھی اللہ تم سے جواب طلبی کرے گا اس لئے قرآن کریم کی اس ہدایت کی روشنی میں میں نے کہا ہے کہ اگر آبادی کمیٹی یا نظارت امور عامہ یا کوئی اور ایجنسی اور شعبہ کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت غلط ہے اگر کوئی شعبہ ایسا کرے گا تو وہ بھی ذمہ دار ہوگا اور گنا ہگار ہوگا۔ بہر حال جس نے غیر کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کیا اور اس سے فائدہ اُٹھایا وہ گنا ہگار ہے اور میرا اور جماعت کا بحیثیت جماعت فرض ہے کہ اپنے بھائی کو گنا ہگار ہونے سے بچائے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے نہ آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے تمہارے لئے حلال رزق کے سامان اور وسائل پیدا نہ کئے ہوتے اور شیطان تمہیں بہکا دیتا تب تو شاید تمہارا کوئی عذر ہو جاتا لیکن رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ (النحل: ۷۳) میں نے طیب رزق کے بے حساب سامان تمہارے لئے پیدا کئے ہیں اگر تم میرے اس عظیم اقتصادی نظام کے بعد بھی ناجائز باتوں کو اور ناجائز اختلافات سے مال اکٹھا کرنا چاہو یا دوسروں کی چیزوں سے ان کی اجازت کے بغیر فائدہ حاصل کرنا چاہو تو یہ درست نہیں ہے اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ (النحل: ۷۳) کیا ایسے لوگ ایک ہلاک ہونے والی باطل چیز پر انحصار رکھتے ہیں اور ان کا یہ ایمان ہے کہ دنیا کی ضرورتوں کو اس قسم کے باطل افعال پورا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں انہیں دی ہیں اور ان کیلئے رزق طیب کے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سے وہ انکار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ تم رزق طیب کے حصول کے سامان پیدا کرو اور اس کے نتیجہ میں روحانی طور پر تم میری برکات کے وارث بنو گے لیکن تم اس کا انکار کرتے ہو، تم اس کا کفر کرتے ہو، تم ناشکری بھی کرتے ہو اور اس کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے پھر تم اللہ تعالیٰ کے غضب سے کیسے بچ سکتے ہو۔

ہر احمدی بھائی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائی کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے کی کوشش کرے اور جماعت کے نظام کا یہ فرض ہے کہ اس قسم کے باطل افعال کو روکے چند دنوں کے لئے اور وقتی طور پر تکلیف ہوگی لیکن میں کسی کا رازّق نہیں، نہ کوئی اور شخص دوسرے کا رازّق ہے رازق تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ حلال اور طیب راہوں سے اموال کماؤ اور اسی نے یہ فرمایا ہے کہ رزق حلال اور رزق طیب کے سامان میں نے پیدا کئے ہیں اور بے شمار پیدا کئے ہیں اور خدا یہ کہتا ہے کہ اگر تم

طیب رزق کے حصول کی راہوں کو چھوڑ و گے، غلط قسم کے تصرفات سے ناجائز، عارضی اور ہلاک ہونے والا فائدہ حاصل کرو گے تو تم خدا تعالیٰ کے ناشکرے بندے بن جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تم سے ناراض ہو جائے گا اور ہم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے یا اس کے بھائی سے ناراض ہو جائے ہم تو ہر وقت استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کی پناہ ڈھونڈتے رہتے ہیں اور جس طرح ہمیں اپنی فکر ہے اسی طرح ہمیں اپنے بھائیوں کی بھی فکر ہے اور ہم ان سے ایسے کام نہیں ہونے دیں گے (جہاں تک ہماری طاقت ہے) جس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہوں۔

پس ان چیزوں کی طرف آپ توجہ کریں صفائی ظاہری بھی ہو اور باطنی بھی اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے جہاں تک اس ظاہری صفائی کا تعلق ہے کہ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے نفوس صاف ہوں یعنی ان کے کپڑے اور جسم صاف اور ستھرے ہوں یہ خدام الاحمدیہ کا کام ہے اور سڑکوں کی صفائی کی ذمہ داری بھی خدام الاحمدیہ پر ہے گھروں کے اندر کی جو صفائی ہے وہ مالک خانہ کی ذمہ داری ہے ربوہ میں رہنے والا ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے ماحول کو گندہ نہ ہونے دے اور قرآن کریم کے احکام کے خلاف غلط جگہ پر اور غیر کے مال میں جو تصرفات کئے گئے ہیں اور ناجائز استفادہ غیر کے مال سے کیا جارہا ہے اس کو درست کرنا اور باطل کو حق نہ بتانا یہ کام نظام کی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے شاید ایک مہینہ صبر کیا جاسکے اس سے زیادہ نہیں اور قرآن کریم ایسا کہتا ہے اور قرآن کریم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا جو حکم ہمیں ملا ہے اس حکم کا اجراء کیا جارہا ہو تو لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ (النور:۳) پھر کسی کے متعلق یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اسے عارضی طور پر تکلیف ہوگی خدا تعالیٰ جو کامل رافت والا یعنی الرَّؤُوْف ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کام نہیں ہونے دینا۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹن کہلانے والا معاملہ ہو جائے گا۔ جب خدا تعالیٰ (جو اَلرَّؤُوْف یعنی کامل راحت والا ہے) کے حکم کے نتیجہ میں کسی کو حقیقی ضرر نہیں پہنچتا تو ہم اس کے مقابلہ میں بڑے کیسے بن سکتے ہیں؟ یہ بات خلاف عقل ہے خلاف اسلام ہے اور اس محبت کے جذبات کے خلاف ہے جو ہمارے دل میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اگر کسی کو تکلیف اس لئے ہوتی ہے تو صرف اس لئے کہ آپ اس کو غیر کا مال چوری نہیں کرنے دیتے۔ سنو اس کی تکلیف ناجائز ہے اور وہ حقیقی تکلیف نہیں ہے اس کی اصل تکلیف یہ ہے کہ وہ غیر کے اموال میں تصرف کرے اس تکلیف سے اسے نجات ملنی چاہئے کیونکہ اگر اس دنیا میں بھی

اس کا بد نتیجہ نکلا تو وہ بہت برا ہوگا اور اگر یہاں برا نہ نکلتا اور اُخروی زندگی میں برا نکلا تو پھر بڑا بھیانک ہو گا کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے کہ آپ کا ایک بھائی ننانوے پہلو قربانی اور نیکی کے رکھتا ہو اور ایک پہلو اس کا غفلت کا ہو اور اس پہلو کے نتیجہ میں وہ اپنے پر جہنم کا ایک دروازہ کھول لے میں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ میرے کسی بھائی یا بہن سے ناراض ہو اس لئے میں ہر وقت ان دعاؤں میں لگا رہتا ہوں کہ اے خدا! تو ہمیں اپنی پناہ میں لے لے ہم سب کو اپنی پناہ میں لے لے آپ کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے۔

جب ہم یہ دعا کرتے ہیں تو ساتھ ہی یہ سوچتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ سے یہ کہا جائے کہ وہ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے اور خود یہ کوشش نہ کریں کہ ہم تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اس کو اپنی ڈھال بنائیں یا اپنے بھائیوں کو اس طرف لے کر آئیں اور ان کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ اللہ کو اپنی ڈھال بنانے والے ہوں تو یہ درست نہیں۔

پس جو دوکانیں غلط جگہوں پر ہیں وہ فوراً اٹھا دی جائیں اور جو لوگ گندے کپڑے پہنتے ہیں ان کو صاف ستھرے کپڑے پہننے کی تلقین کی جائے خدام الاحمدیہ وقار عمل بھی منائے تا کہ اگر انہیں پانچ سات آدمی ایسے نظر آئیں جن کے کپڑے ٹھیک نہیں تو وہ ان سے کہیں کہ آپ یہ دھوتی لے لیں اور باندھ لیں اور کپڑے اتار کر ہمیں دے دیں ہمارے پانچ سات رضا کار ہیں وہ آپ کو کپڑے دھو دیں گے وہ ایک دفعہ ایسا کریں گے یا دو دفعہ کریں گے تو ان لوگوں خیال آئے گا کہ یہ دوست کیوں ہمارے کپڑے دھوئیں ہم آپ ہی کیوں نہ دھولیں اصل بات یہ ہے کہ عزم ہونا چاہئے کہ یہ چیزیں یہاں نہ ہو یہ عزم ہونا چاہئے بڑوں میں بھی اور چھوٹوں میں بھی کہ ربوہ کے ماحول میں ناپاکی نظر نہیں آئے گی اور نہ ہم اپنے کانوں سے کوئی گندی اور ناپاک بات سنیں گے۔

ہاں ایک بات رہ گئی ہے اور وہ یہ کہ بازاروں کی ناپاکی جو ہے وہ بھی دور ہونی چاہئے بعض دوکاندار کھانے کی بعض ایسی چیزیں بیچتے ہیں جنہیں (گو یہ بات پسندیدہ نہیں لیکن بعض دفعہ مجبوری ہوتی ہے) کھانے والے ان کی دوکانوں پر ہی کھاتے ہیں اور چھلکوں کو وہیں پھینک دیتے ہیں مثلاً خربوزوں کے موسم میں خربوزوں کے چھلکے بازار میں پڑے ہوتے ہیں اور مالٹے کے موسم میں مالٹوں کے چھلکے وہاں پڑے ہوتے ہیں مالٹا کا موسم اب آ گیا ہے اور جلسہ سالانہ بھی آ رہا ہے اور اس موقعہ پر

بڑی تعداد میں مالٹا یہاں استعمال ہوتا ہے اس لئے یہ انتظام ہونا چاہئے کہ زمین پر کوئی چھلکا پڑا ہوا نہ ہو دوکاندار کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے خرچ پر دکان پر ایک ڈرم رکھے اور اس کے اندر سارے چھلکے پھینکے جائیں ورنہ آپ اس کو وہ چیز بیچنے کی اجازت نہ دیں۔

بہر حال یہ عزم ہونا چاہئے کہ ہمارے ماحول میں گندگی نظر نہیں آئے گی اور یہ عزم ہونا چاہئے کہ ہمارے کان گندی باتوں کو نہیں سنیں گے اور یہ عزم ہونا چاہئے کہ ہم ان حقوق کی حفاظت کریں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں اور ان حقوق کی بھی حفاظت کریں گے جو ہمارے بھائیوں کو خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں اس کے نتیجہ میں غیر کی زمین میں اس کی مرضی کے بغیر کوئی نہیں بنا سکتا کیونکہ اس سے مالک کی حق تلفی ہوتی ہے اور سارے ربوہ کی حق تلفی ہوتی ہے اور سارا ربوہ زمین کے اس ٹکڑے کا مالک ہے ہمارے بچوں کو کھیلنے کے لئے جگہ نہ ملے اور وہاں کھوکھے لگ جائیں تو یہ درست نہیں اس زمین پر ہمارے بچوں کا زیادہ حق ہے اس وقت میرے ذہن میں نہیں لیکن جو بھی منتظم ہیں وہ ایک باقاعدہ پروگرام بنا کر میرے سامنے پیش کریں اور اس سال کے جلسہ سالانہ سے پہلے تو نہیں کیونکہ وقت بہت کم ہے لیکن اگلے جلسہ سالانہ سے پہلے ساری اوپن سپیسز (Open Spaces) صاف ہونی چاہئیں وقار عمل کے نتیجہ میں یا جہاں پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں پیسے خرچ کئے جائیں اللہ تعالیٰ اخراجات کا انتظام کر دے گا وہ میرے پاس آئیں اور جو مشکل ہو میرے سامنے بیان کریں بہر حال اگلے جلسہ سالانہ (۱۹۶۹ء) سے پہلے پہلے ان کھلی جگہوں کو صاف کر دیا جائے پانی کا انتظام کر کے ان میں درخت لگائے جائیں اور چھوٹے بچوں کے کھیلنے کا ان میں انتظام کیا جائے چھوٹے بچوں کی ہم نے تربیت کرنی ہے ان سے ورزش بھی کروانی ہے ان کے ذہنوں کو مصروف رکھنا ہے اور انہیں ایسے کام کی طرف لگانا ہے جو ان کے خیالات کو ناپاک کرنے والا نہ ہو کھیل کے وقت میں ان سے ورزش کرائی جائے جس طرح تحریک جدید نے بچوں کے لئے کھیلنے کا انتظام کیا ہوا ہے اور وہ بڑا اچھا انتظام ہے اسی طرح ہر ایک محلّہ میں ایک سے زائد انتظام کئے جائیں معمولی خرچ ہے جو ان میدانوں کو صاف کرنے اور انہیں بچوں کے لئے کھیلنے کے قابل بنانے پر آئے گا اور یہ کام آئندہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ہو جانا چاہئے اور پھر ایک پروگرام کے ماتحت ہر کھلی جگہ پر بچوں کے لئے کھیلنے کا سامان مہیا کر دینا چاہئے اس کام پر کچھ خرچ ہو تو کوئی بات نہیں کیونکہ بچوں کا حق ہے کہ ان پر بھی روپیہ خرچ کیا جائے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا تو اخراجات بھی مہیا ہو

جائیں گے کیونکہ جہاں تک ضرورت حقہ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود انتظام کر دیتا ہے یہاں بھی اللہ تعالیٰ انتظام کر دے گا۔

بہر حال ربوہ کا ماحول ایسا ہونا چاہئے کہ یہ دنیا کا بہترین مقصد ہو اب تو بعض دفعہ غیر آتے ہیں تو وہ طعنہ دیتے ہیں ہم ربوہ گئے تھے تو فلاں سڑک فلاں جگہ بڑی خراب تھی اور بعض دفعہ ایسا طعنہ ملتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ محلّہ والے آدھا گھنٹہ بھی کام کرتے تو اس طعنہ سے ہم بچ جاتے صرف بات یہ ہے کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی میں نے شروع میں کہا تھا کہ میں ربوہ کے مکینوں کو برا نہیں سمجھتا نہ میں انہیں کچھ کہنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ بہر حال انہوں نے قربانی دی ہے اور یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں آخر وہ ساری دنیا کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں لیکن جن لوگوں کا یہ فرض تھا کہ وہ انہیں ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتے رہیں وہ میرے نزدیک گنہگار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے اور اہل ربوہ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو یاد دہانی کے بعد سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور ہمارا نہایت اچھا اور خوشگوار ماحول ہو ہم سوائے خدا کے کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں ہم ملیریا کے مچھروں سے بھی نہ ڈریں ان کو ہم ماردیں کیونکہ جہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو اس کا ایک مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے خوفوں کو دور کرنے کے لئے جو تدابیر ہمیں بتائی ہیں ہم ان کو استعمال کریں ہم اگر عقل سے کام لیں تو ہم ملیریا سے نہیں ڈرتے اور ملیریا سے نہ ڈرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم کو ۱۰۵ درجے کا بخار چڑھا رہے تب بھی ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے اگر ہمیں ہر وقت بخار چڑھا رہے تو ہم کام کیسے کریں گے بلکہ ملیریا سے نہ ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم وہ تدبیر کریں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اور مچھر مر جائیں گے۔

پھر مکھیاں جو ہیں وہ بھی مر جانی چاہئیں اگر چہ ایک فلائی لیش (Fly Lash) ہر ایک کو خریدنا پڑے گا یہ ایک قسم کا مکھی مار ہوتا ہے جو بازار میں مل جاتا ہے۔ چین نے سارے ملک کی مکھیاں ماردی ہیں وہاں حکومت نے حکم دے دیا تھا کہ ہر چینی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا روزانہ ایک سو مکھیاں مری ہوئی ٹاؤن کمیٹی (یا جو بھی ان کا انتظام ہے) میں دے دیا کرے ورنہ آپ کو علم ہے کہ وہاں ڈکٹیٹر ہیں وہ ان کے ساتھ جو جی چاہے کر سکتے تھے۔ اس طرح انہوں نے سارے ملک کی مکھیاں ماردیں وہاں جو لوگ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہاں کوئی مکھی نظر نہیں آتی یہ صحیح ہے کہ ان کی جدوجہد کے مقابلہ میں ہماری کوشش زیادہ ہوگی ہمیں زیادہ محنت کرنی پڑے گی کیونکہ انہوں نے سب جگہوں پر مکھیاں ماردیں لیکن اگر ہم یہاں ساری مکھیاں مار

دیں گے تو باہر سے اور آ جائیں گی فرض کریں ہم جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اس کام میں کامیاب ہو جائیں لیکن جلسہ سالانہ پر قریباً ایک لاکھ آدمی باہر سے یہاں آئے گا اگر ان میں سے ہر ایک پانچ مکھیاں اپنے جسم پر لے کر ربوہ میں داخل ہو تو پانچ لاکھ مکھیاں اور آ جائیں گی پھر وہ مکھیاں بچے دیں گی اور اس طرح ان کی تعداد اور بھی زیادہ ہو جائے گی اس لئے پھر سارا سال ہمیں کوشش کرنی پڑے گی۔ پس گو یہ بڑا مشکل کام ہے کیا ہم اس مشکل کام سے ڈریں گے ایک عزم ہونا چاہئے اور پھر ہر وقت یاد دہانیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔

ہمارے لئے یہ سونے کا وقت نہیں اور نہ اگلی دو تین صدیاں ہمارے لئے سونے کا وقت ہے کیونکہ ہمارا کام ہے کہ ہم ایک دفعہ تمام بنی نوع انسان کو اسلام کے نور سے منور کر دیں اور پھر اس نور کو ان میں ٹھہرائے رکھیں یعنی اگلی نسلوں کی بھی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ اس نور سے منور رہیں اور دل چاہتا ہے کہ اس کے بعد بھی یہ نور قائم رہے لیکن تین صدیوں کی ذمہ داری تو اس نسل کو دے دینی چاہئے اور اس کے لئے جو کچھ ہوسکتا ہے کرنا چاہئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور تدبیر بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی قیامت تک اسلام کو ہی غالب رکھے قرآن کریم کی محبت دل میں قائم رہے نبی اکرم ﷺ کے احسانوں کے نیچے دبے رہنے کا احساس کبھی نہ مٹے کیونکہ آپ عظیم محسن ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کی رحمت بہت وسیع ہے اس کی ذات اور اس کی صفات کا صحیح علم حاصل رہے بنی نوع انسان کے دلوں میں اس پاک ذات کی محبت پیدا ہو جائے یہ ہمارا عزم ہے یہ ہمارا شوق ہے اسی کے لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں پھر اگر آپ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی بھول جائیں تو یہ بات میرے لئے کتنی تکلیف اور کتنے دکھ کا باعث ہو جاتی ہے کیونکہ مجھے اور بھی بہت ساری پریشانیاں رہتی ہیں آج کل احمدیوں کو تکلیفیں پہنچ رہی ہیں اور بعض دفعہ بڑی پریشانی پیدا ہو جاتی ہے اور تو میں کچھ کر نہیں سکتا ہر وقت دعائیں کرتا رہتا ہوں جہاں تک جماعت کے دوستوں کے لئے ممکن ہو انہیں مجھے پریشانیوں سے بچائے رکھنا چاہئے تا کہ دوسری جو پریشانیاں ہیں جو آپ کے اختیار میں نہیں یعنی جماعت کی پریشانیاں بھی اور افراد کی پریشانیاں بھی، ان کے دور کرنے کے لئے میں جس حد تک ممکن ہو تدبیر میں مشغول رہوں یا دعائیں کرتا رہوں اور اصل چیز تو دعا ہی ہے۔

یہ باتیں جو میں نے بتائی ہیں چھوٹی نہیں بلکہ بڑی اہم ہیں اور اثر کے لحاظ سے بڑی دوررس ہیں

ان کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے اور فوری توجہ کرنی چاہئے اور رمضان سے پہلے پہلے ربوہ کو بالکل صاف کر کے صاف ستھرا شہر بنا دینا چاہئے بعد میں رمضان آ جائے گا اور اس مہینہ میں اس کام کے لئے بہت تھوڑا وقت دیا جا سکے گا غرض شہر کو صاف رکھا جائے تا جلسہ سالانہ پر جو لوگ ربوہ آئیں وہ ظاہری طور پر بھی ایک نہایت پاکیزہ شہر میں داخل ہو رہے ہوں پاکیزہ دل شہر میں بسنے والے ہوں پاکیزہ زبانیں اس فضا میں باتیں کرنے والی ہوں پاک آنکھیں اس ظاہری روشنی سے فائدہ اٹھا رہی ہوں روحانی آنکھیں پاکیزگی پھیلانے والی ہوں اگر ایسا ہو جائے تب تو زندگی کا کچھ مزہ ہے ورنہ یہ کیا زندگی ہے میں اپنی جگہ کڑھتا رہوں اور آپ اپنی جگہ پر گنہگار ہوتے رہیں کیا فائدہ اس زندگی کا؟ پس ساری جماعت ایک ہو کر اس مقصد کے حصول کیلئے ہر وقت کوشاں رہے جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس جماعت کو قائم کیا ہے یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار جھنجھوڑا ہے اور کہا ہے کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو ورنہ میں ایک اور قوم پیدا کر دوں گا جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے گی پھر تم نہیں، وہ میرے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں گے میں سوچتا ہوں کہ وہ کیوں وارث ہوں ہم ہی کیوں وارث نہ ہوں ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں اور صحیح طریق پر جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صحیح ہے نبھانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل ہم پر ہی نازل ہو رہے ہوں اور ہمارے ہی ذریعہ سے وہ فضل غیر تک پہنچیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ (آمین)

☆......☆......☆